فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۹ شہادت ۱۳۴۲ ہش ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۲ ھ ۹ اپریل ۱۹۶۳ء نمبر ۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ اپریل بوقت ½ ۷ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً پرسکون رہی۔ لیکن ہوا لگ جانے کے باعث چہرہ کی دائیں جانب درد کی شکایت اور اعصابی کمزوری رہی۔ کل بھی حضور کو چہرہ کی دائیں جانب درد کی شکایت رہی۔

گزشتہ چند دن موسم کی خرابی کے باعث ہوا لگ جانے سے حضور کے Parotid gland میں سوزش اور سوجن ہوئی جس کے نتیجہ میں یہ درد کی شکایت ہے۔ کل کچھ حرارت بھی رہی اور رات کو کچھ بخار بھی ہو گیا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کا اجتماع ملتوی

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کا سالانہ اجتماع جو ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل کو منٹگمری میں ہو رہا تھا۔ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی معرفت ہر مستقل مزاج طالب حق کو مل سکتی ہے

محروم وہی رہتا ہے جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا

"یقیناً یاد رکھو کہ سچی معرفت ہر ایک طالب حق کو جو مستقل مزاجی سے اس راہ میں قدم رکھتا ہے مل سکتی ہے یہ کسی کے لئے خاص نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا اس کا کوئی حصہ نہیں ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ سے رنگین کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ اور اسی لئے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جن لوگوں نے ایک عورت کے بچے کو یا یوں کہو کہ انسان کو خدا تعالیٰ بنایا ہے انہوں نے نہ خدا تعالیٰ کو سمجھا ہے اور نہ انسان ہی کی حقیقت پر غور کی ہے۔ انسان کیا ہے وہ گویا کُل مخلوقات الٰہیہ کی ایک مجموعی صورت ہے۔ جس قدر مخلوق دنیا میں جیسے بھیڑ بکری وغیرہ موجود ہے۔ سب انسانی قوےٰ کی انفرادی صورتیں ہیں۔ جیسے ایک مصنف جب کوئی کتاب لکھنی چاہے تو پہلے متفرق نوٹ ہوتے ہیں۔ پھر ان کو ترتیب دے کر ایک کتاب کی صورت میں لے آتا ہے۔ اسی طرح پر کُل مخلوقات انسانی قوےٰ کے خاکے ہیں۔ گویا یہ عملی صورت بتاتی ہے کہ انسان اعلیٰ قوےٰ لیکر آیا ہے۔ پس عیسائی مذہب انسانی قوےٰ کی توہین کرتا ہے اور ان کی تکمیل اور نشو و نما کے لئے ایک خطرناک روک پیدا کر دیتا ہے جبکہ وہ انسان کو خدا تعالیٰ بنا کر اس کے خون پر نجات کا انحصار رکھ دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۲-۳۳)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امریکہ جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ — مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے امریکہ جانے کے لئے مورخہ ۶ اپریل بروز ہفتہ ربوہ سے روانہ ہو گئے۔ آپ صبح ۵ بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے لائل پور تشریف لے گئے اور وہاں سے اسی روز صبح چھ بجکر ۱۰ منٹ پر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہوئے۔ جماعت احمدیہ لائل پور کے احباب آپ کو الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈہ پر آئے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ آپ کے ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ مقیم لائل پور نے دعا کرائی۔ نیز مکرم حق محمد خان صاحب علاوہ نائب وکیل التبشیر نے جو مکرم چوہدری صاحب موصوف

(باقی صفحہ ۶ پر)

پیر زمان شاہ صاحب وفات پا گئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مانسہرہ سے مبارک احمد شاہ صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سید پیر زمان شاہ صاحب جو کہ ۲ (اپریل) مانسہرہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پیر زمان شاہ صاحب مخلص احمدی تھے اور ایک عرصہ سے بیماری میں مبتلا چلے آتے تھے۔ سکول کے زمانہ میں وہ میرے شاگرد بھی رہے تھے اور سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

مرزا بشیر احمد ربوہ ۶/۴/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر اپریل ۶۳ء

یوم اور ہفتے منانے کی حقیقی غرض

یوم اور ہفتے منانے کا رواج قدیم سے چلا آتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یوم اور ہفتے منانے کی غرض کیا ہوتی ہے۔ یہ سوال اس لئے قابلِ غور ہے کہ جہاں فی الحقیقت ایسا کرنے میں ایک بڑی مفید غرض پنہاں ہوتی ہے وہاں یہ خطرہ بھی ہے کہ بعض لوگ یوم اور ہفتے منا کر سمجھتے ہیں کہ جو کام ہمیں کرنا تھا وہ کر لیا ہے۔ حالانکہ یوم اور ہفتے منانے کی اصل غرض اپنے فرائض کی یاد دہانی ہوتی ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ سست ہو جاتا ہے اور اپنے فرائض سے اغماض برتنے لگتا ہے مگر جو لوگ ہر وقت مستعد اور چوکس ہوتے ہیں انہیں تو اس کی ضرورت نہیں ہوتی وہ تو لگاتار اپنے فرائض کو ادا کرتے رہتے ہیں لیکن اکثر لوگ اپنے فرائض کو آہستہ آہستہ فراموش کر دیتے ہیں اور ان کے دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جس طرح لوہے کی کسی چیز کو زیادہ دیر تک استعمال نہ کرنے سے زنگ لگ جاتا ہے اور بوقت ضرورت زنگ اتارنا پڑتا ہے۔ اگر وہ چیز متواتر استعمال میں رہے تو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ استعمال کی وجہ سے زنگ لگتا ہی نہیں۔

بعینہٖ اسی طرح لوگوں کے دلوں سے زنگ اتارنے کے لئے یوم اور ہفتے منائے جاتے ہیں۔ جو لوگ اپنے فرائض کو بھول جاتے ہیں یا سست ہو جاتے ہیں یوم اور ہفتہ منا کر ان کی سستی اتاری جاتی ہے اور ان کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے مستعد کیا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ یوم اور ہفتوں سے الٹا اثر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم نے یوم یا ہفتہ منا لیا ہے بہت کام کر لیا ہے اب کچھ دن آرام کرنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ ایسی ذہنیت عین اس غرض کے متضاد ہے جس غرض کے لئے یوم یا ہفتے منائے جاتے ہیں۔ یہ تو اس لئے منائے جاتے ہیں کہ ہم نے جو سستی شروع کر رکھی ہے اس کو ختم کیا جائے اور آئندہ کے لئے چست و چوبند ہو کر اپنے فرائض کو ادا کیا جائے۔ اگر یوم اور ہفتے منانے سے یہ غرض پوری نہیں ہوتی بلکہ الٹا اس سے ہماری آئندہ چال میں بھی سستی پیدا ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے یوم اور ہفتے منانے میں جو وقت خرچ کیا ہے وہ ایک طرح سے ضائع کیا ہے اور جو کام خواہ کتنا بھی زیادہ کام ہم نے اس یوم یا ہفتہ میں کیا ہے اس کو بھی ضائع کیا ہے۔ کیونکہ سال کے ہر دن میں تھوڑا تھوڑا کام کر لینا اس سے بہتر ہے کہ سارا سال کوئی کام نہ کیا جائے مگر ایک یوم یا ایک ہفتہ میں زیادہ کام کر لیا جائے۔

ابھی ابھی ہفتہ وصیت اور ہفتہ تحریک جدید دوستوں نے منائے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ تصریحات بالا کی روشنی میں اپنا اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ان ہفتوں سے انہوں نے حقیقی طور پر کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ وہ یہ سوچیں کہ آیا وہ پہلے سے ان کاموں میں زیادہ مستعد ہو گئے ہیں یا سمجھ بیٹھے ہیں کہ چونکہ ایک ہفتہ بڑا کام کیا ہے ذرا آرام کر لیں۔ اگر ان کا خیال آخری قسم کا ہے تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ انہوں نے در اصل کوئی کام نہیں کیا بلکہ ایک طرح سے اپنا وقت ضائع کیا ہے۔

مودودی صاحب کا نظریہ اسلامی حکومت

مودودی صاحب کے محبوب اخبار نویس ملک نصر اللہ خاں عزیز ایشیا میں اپنے اداریہ مؤرخہ ۵ ۴/۶۳ میں رقمطراز ہیں :-

"قادیانیوں ہی نے سب سے پہلے غلافِ کعبہ کے تقدس و احترام کی نفی کی کوشش کی۔ اسے ایک کپڑا قرار دیا اور اسے قرآن مجید کے "جزدان" سے مشابہت دے کر کوشش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے غلافِ کعبہ کی محبت اور احترام کے جذبات کو کھرچ دیا جائے"۔

(ایشیا ۵ ۴/۶۳ صـ۳)

ملک صاحب نے اس اداریہ میں ہی نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی "الاعتصام" کو یہ بھڑا دینے کی کوشش کی ہے کہ ادھر یہ تو قادیانیوں کی اٹھائی ہوئی بات ہے تم دیندار لوگ بھی مودودی صاحب کی اس سعادت کا پردہ فاش کرنے ہو جو انہیں "غلافِ کعبہ" کو نمائشوں سے حاصل ہوئی ہے تاہم ملک صاحب نے اب دیکھ لیا ہے کہ یہ غلطی صرف الاعتصام ہی سے نہیں ہوئی ہے بلکہ تمام مقتدر اہل علم حضرات نے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں اس پردے کے اندر جھانک کر وہی کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جو الفضل نے دیکھا کیونکہ ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جس طریقے سے "غلافِ کعبہ" کی نمائشیں کی گئی ہیں اس سے چونکہ مودودی صاحب کی پراپیگنڈہ کی غیر معمولی قابلیت خود بخود ٹپک رہی تھی اس لئے سرسری نگاہ سے دیکھنے والوں کی نظر بھی دھوکا نہیں کھا سکی اور مودودی صاحب نے اس کو ضرورت سے اتنا زائد اور آپے سے باہر ہو کر کیا ہے کہ کسی کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب ہمیشہ اپنا پراپیگنڈہ کا کام اس طرح کرتے ہیں کہ ہر وقت بلی خود بخود تھیلے سے باہر آجاتی ہے اور پراپیگنڈہ بجائے آپ کے حق میں مفید ہونے کے الٹا مضر و رساں بن جاتا ہے آپ نے کمیونسٹوں سے یہ طریق اڑایا تو ضرور ہے مگر ان کی طرح کرنہیں جانتے اس لئے ہمیشہ اپنے تئیں آپ کو یہ تسلی دینی پڑتی ہے کہ — ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

یہی وجہ ہے کہ آج تک آپ کا کوئی کام سرے نہیں چڑھا۔ اور ہمیشہ آپ کی نیت نمایاں ہو کر آپ کے بظاہر اچھے کاموں کو بھی اجاڑ کر رکھ دیتی رہی ہے ظاہر ہے کہ "غلاف کعبہ" کی نمائشوں کے کام میں بھی آپ کو فائدہ کی بجائے بلحاظ شہرت عامہ خسارہ ہی حاصل ہوا ہے اور عوام پر جنہیں آپ اپنی سعادت سے متاثر کرنا چاہتے تھے یہ واضح ہو گیا ہے کہ آپ کا نعرۂ اسلام یا ورد ہوا ہے صرف غلاف ہی غلاف ہے۔ آپ کی منزلِ مقصود کعبہ نہیں بلکہ ایوانِ اقتدار ہے جو چھلاوے کی طرح آپ کو بھگائے لئے چلا جاتا ہے مگر ہاتھ نہیں آتا۔

خیر یہ امر تو برسبیل تذکرہ تھا۔ اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ مودودی صاحب کے خود ساختہ نظریہ اسلام کے متعلق ہے جس کا اشارہ ملک صاحب نے ذیل کے الفاظ میں کیا ہے یعنی

"منکرین سنت نے اس سلسلے میں "سیاست کاری" کا جو شوشہ چھوڑا تھا اس کے مصرعہ طرح کو قادیانیوں نے اٹھا لیا اور ان کے اخباروں میں بتکرار یہ الزام لگایا جانے لگا کہ مولانا مودودی غلاف کعبہ کی تیاری میں حصہ لے کر سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قادیانیوں کا روئے سخن ہمیشہ حکام کی طرف رہتا ہے اور وہ انہی کو اپنا نقطۂ نگاہ سمجھا کر مسلمانوں کے مسائل میں الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ "سیاست کاری" کا حربہ فریب بھی اسی طریق کار کا نتیجہ تھا مقصد حکومت اور اربابِ حکومت کو یہ باور کرانا تھا کہ غلافِ کعبہ کو ذریعہ بنا کر مولانا مودودی قوم میں محبوبیت حاصل کر لیں گے اور اس طرح آئندہ انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے حکومت پر قبضہ جما لیں گے۔ اور یہاں اپنے نصب العین کے مطابق خالص اسلامی حکومت قائم کر دیں گے جس کے بعد کفر و ارتداد کو یہاں سر اٹھانے کا موقع باقی نہیں رہے گا۔ چنانچہ "اسلام میں مرتد کی سزا" اور ذمیوں کے حقوق اور جہاد اسلامی کے متعدد مسائل کا ہوّا ان کے اخبارات تصانیف کے ذریعہ انہی دنوں میں پیش ہونا شروع ہو گیا"۔

(ایشیا ۵ ۴/۶۳ صـ۳)

مودودی صاحب کے نزدیک "خالص اسلامی حکومت" یہ ہے کہ اسلام بھی اشتراکیت نازیت اور فاشزم کی طرح ایک دنیوی سیاسی تحریک ہے جو بزور قائم ہوتی ہے یعنی جس طرح لینن وغیرہ نے روس میں اشتراکی اور ہٹلر اور مسولینی نے جرمنی اور اٹلی میں نازی اور فاشی حکومتیں ڈنڈے کے زور سے قائم کی تھیں اسی طرح ڈنڈے کے زور سے مودودی صاحب کی خالص اسلامی حکومت قائم ہوگی۔ خدا نہ کرے کہ پاکستان پر کبھی ایسے برے دن آئیں تاہم ایسی حکومتیں سوا چند روز فساد فی الارض برپا کرنے کے کبھی بروئے کار نہیں آتیں۔ ڈنڈے کا جواب چند ہی دنوں میں ڈنڈے سے دیا جاتا ہے اور انسانوں کی شومئ قسمت میں جہاں یہ دور چل نکلتا ہے وہاں پھر کبھی دیر تک چین نہیں آتا۔ ازمنۂ وسطیٰ کی یورپی اور ایشیائی تاریخ گواہ ہے مختلف فرقوں نے کیا کیا قیامتیں برپا کی ہیں۔ یورپ نے تو فلسفہ اور سائنس میں پناہ لی اور سیکولر حکومت میں ترقی کی شاہراہ معلوم کر لی مگر ایشیا ابھی تک محروم ہے۔

حکومت کے اس طریق کار کو اسلام سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے یہ لادینی طریق کار ہے جس پر مودودی صاحب اسلام کا غلاف چڑھانے کی کوشش ناکام کرتے رہتے ہیں۔

احمدیوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے قطعاً اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ مودودی صاحب کیا کریں گے اور کیا نہ کریں گے۔ انہیں کامل یقین ہے کہ اسلام کا خدا نہ زندہ خدا ہے۔ احمدیوں کو پورا پورا یقین ہے کہ خود ساختہ مصلحین کے لادینی نظریئے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں انسانوں پر ضرور نازل ہونگی احمدیوں کا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت خواہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی طاقت کے سامنے بیت العنکبوت سے زیادہ ناپائیدار ہے۔ احمدیوں کو پورا یقین ہے کہ آخر حقیقی اسلام ہی دنیا پر غالب آئے گا۔ وہ اسلام جو فی الحقیقت دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت ہے۔ اور وہ تمام "ہتھے" فنا ہو جائیں گے جو دنیا کو اس رحمت سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں +

ادارہ الفضل میں کاتب کی ضرورت

ادارہ الفضل میں ایک اچھے اور زود نویس خوشنویس کی ضرورت ہے جسے کسی روزنامہ میں کام کرنے کا تجربہ بھی حاصل ہو۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ۱۵ر اپریل تک دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستوں کے ہمراہ اپنے خط کا نمونہ بھجوانا بھی ضروری ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عدالتی بیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کے عین مطابق ہے

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

محترمی میاں محمد صادق صاحب بی ڈی ایس ٹی سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے میرے نام ایک کھلی چٹھی ۲۰ مارچ ۱۹۶۳ء کے پیغام صلح میں شائع کرائی ہے۔ حالانکہ ابھی میرے مضامین کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا۔ مناسب تھا کہ آپ اور انتظار کرتے اور میرے مضامین کا سلسلہ ختم ہو جانے پر آپ کے نزدیک اگر کوئی امر دریافت طلب ہوتا تو آپ مجھ سے براہ راست خط و کتابت کر کے اپنے سوالات کے جوابات حاصل کرتے۔ بہرحال اس میں آپ کے مدنظر کوئی خاص مصلحت ہوگی۔ کہ آپ پیغام صلح میں میرے نام کھلی چٹھی شائع کر کے جوابات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنی چٹھی میں مجھے تین امور کی طرف توجہ دلائی ہے اور بعض سوالات کئے ہیں۔

امر اول میں آپ نے محکمات اور متشابہات کا اصول پیش کیا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ اس اصول کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے مسئلہ کو غلط قرار دیا ہے اور مجھ پر آپ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے

"مجھے تعجب آتا ہے کہ آپ اس اصول کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور جس حکم و عدل نے قرآن مجید کا ناسخ و منسوخ کا مسئلہ غلط قرار دیا تھا۔ اور اب خود اس کے کلام میں ناسخ و منسوخ کے اصول پر اصرار فرما رہے ہیں۔"

الجواب اس کے جواب میں گزارش ہے کہ بے شک قرآن مجید میں کوئی آیت ناسخ و منسوخ نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی نسخ کا قائل نہیں۔ لیکن یہ اصل مامور کے اجتہادات میں جاری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اجتہادات میں خطا کا احتمال بھی ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مامور اپنے ایک کلام کو اپنے دوسرے کلام سے یا الہام الٰہی سے ترک بھی کر سکتا ہے اور یہ ترک کرنا نسخ اجتہادی ہو سکتا ہے۔ نہ کچھ اور۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل کی عبارت ملاحظہ کریں۔

"اوائل میں میرا یہ عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰)

اس عبارت میں اپنے سابقہ عقیدہ کو چھوڑ کر نئے عقیدہ کو خدا کی بارش کی طرح وحی سے اختیار کرنے کا ذکر ہے لہٰذا پہلے عقیدہ کو ترک کرنا اگر نسخ عقیدہ نہیں تو اور کیا ہے؟ اس تبدیلی عقیدہ میں محکمات اور متشابہات کا اصول کس طرح جاری ہو سکتا ہے؟

اس جگہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ پر حیات مسیح کے سابقہ عقیدہ کو بھی بارش کی طرح وحی الٰہی سے تبدیل کرنے اور اپنے آپ کو مسیح موعود مان لینے کا ذکر ہے۔ حالانکہ ۱۲ سال پہلے کی وحی آپ کو بڑی شد و مد سے مسیح موعود قرار دیتی تھی۔ (ملاحظہ ہو اعجاز احمدی) مگر فرماتے ہیں کہ آپ ۱۲ سال تک حیات مسیح کے رسمی عقیدہ کے قائل رہے۔ اور اپنی وحی کی یہ تاویل کرتے رہے۔ کہ آپ صرف مثیل مسیح ہیں۔ بارہ سال بعد وحی الٰہی سے آپ پر یہ انکشاف ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو آپ نے ۱۲ سال پہلے کے الہام کے مطابق اپنے تئیں نئی وحی کی روشنی سے مسیح موعود مان لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار ترک فرما دیا۔ اس تبدیلی میں بھی آپ کا محکمات اور متشابہات کا اصول جاری نہیں ہو سکتا۔ اگر جاری ہو سکتا ہے تو جاری کر کے دکھائیں۔ مامور کے علم میں زیادتی اور اس علم سے پہلے کے رسمی یا اجتہادی امور کو ترک کر دینا کوئی عیب نہیں۔ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود یہ دعا سکھلائی وقل رب زدنی علماء مگر تعجب ہے کہ آپ کو مامور من اللہ کے علم میں الہام الٰہی سے روشنی ملنا اور اس روشنی کے اثر سے کسی پہلے خیال کو ترک کرنا عیب نظر آتا ہے۔

محترمی! آپ نے تحریر فرمایا ہے:-

"حضور نے نبوت فی الاسلام کے متعلق کچھ محکمات رقم فرمائے ہیں۔ مثلاً نبی کریم ؐ کے بعد جبریل کا بہ پیرایہ وحی نبوت و رسالت آنا تاقیامت ممتنع ہے۔ اور اب نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی پرانا۔ یہ محکم اصول اسی بزرگ کا قائم کردہ ہے۔ جس کو احمدیت کے دونوں فریق حکم و عدل مانتے ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ آپ اس اصول بالائے طاق رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔"

محترمی! اس کے متعلق آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ محکم اصول کہ نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت ممتنع ہے۔ اگر قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حدیث نبوی میں واضح طور پر بیان ہوا ہے تو اسے پیش کیا جائے۔ اگر قرآن و حدیث میں مذکور نہیں۔ تو پھر یا یہ امر اجتہادی ہوگا یا مسلمات خصم میں سے ہوگا۔ جس سیاق کلام میں یہ بات وارد ہوئی ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کو ممتنع ثابت کرنا مقصود ہے۔ چونکہ غیر احمدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تشریعی نبی مانتے ہیں۔ اس لئے وحی رسالت سے مراد اس عبارت میں تشریعی وحی ہوئی۔ آپ اس نتیجہ سے انکار نہیں کر سکتے۔

پس اس عبارت میں نئے اور پرانے تشریعی نبی کی آمد کا امتناع مذکور ہے۔ اور میں اس اصل کو درست مانتا ہوں کہ ایسی وحی جو کسی جدید شرعی حکم پر مشتمل ہو خواہ جبریل لائے یا کوئی اور فرشتہ لائے بالکل ممتنع ہے۔ اور یہ اصل چونکہ میرے اوپر بیان کردہ معنوں کے لحاظ سے اب بھی درست ہے۔ اس لئے میں اس کے نسخ کا قائل نہیں۔

باقی رہا آپ کا یہ لکھنا کہ

"حضرت مسیح موعود کے کلام میں بھی ناسخ و منسوخ مسلّم ہے تو وہ بھی تو کجا ایک قابل اعتبار بزرگ بھی قرار نہیں دیئے جا سکتے۔"

یہ آپ کی بہت بڑی زیادتی ہے۔ کیونکہ مامور من اللہ کے کسی اجتہادی امر کا علم الٰہی ملنے پر نسخ کوئی عیب نہیں بلکہ خوبی ہے۔ نسخ تو علمائے امت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں بھی مانا ہے جو سید الانبیاء ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے زیارت قبور سے منع فرمایا۔ پھر اس کی اجازت دے دی۔ اسی طرح پہلے شراب کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔ پھر ان کے استعمال کی اجازت دیدی۔ پہلے آپ اپنے تئیں دوسرے انبیاء سے افضل نہیں سمجھتے تھے خاتم النبیین کی آیت کے نزول پر آپ نے تمام انبیاء سے اپنے افضل ہونے کا اعلان فرما دیا۔

علاوہ ازیں گو قرآن مجید کی کوئی آیت ہمارے نزدیک نہ ناسخ ہے نہ منسوخ۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی بعض آیات کے ذریعہ سابق شریعتوں کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی منسوخ فرما دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔

کہ ہم جو آیت منسوخ کرتے ہیں یا فراموش کرا دیتے ہیں۔ اس سے بہتر یا اس کے مثل دوسری آیت لاتے ہیں۔

پس جب خدا کا ایک حکم اس کے دوسرے حکم کو منسوخ کرتا ہے۔ اور باوجود اس نسخ کے آپ خدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کے قابل اعتبار ہونے سے انکار نہیں کرتے۔ تو پھر تعجب ہے کہ آپ کے نزدیک کسی مامور من اللہ کے اپنے ایک اجتہادی کلام کو کسی دوسرے کلام سے خدا کی طرف سے مزید روشنی اور علم ملنے پر منسوخ کر دینے سے مامور من اللہ کی بزرگی اور قابل اعتبار ہونے میں کیوں خرابی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ اسلام میں یہ اصل قرار دیا گیا ہے کہ

"یُؤْخَذُ مِنَ النَّبِيِّ الْآخِرُ فَالْآخِرُ"

کہ نبی سے آخری بات اور پھر اس سے آخری بات اخذ کی جاتی ہے۔

محترمی! آپ پر واضح ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں نسخ کا قائل نہیں۔ اور نہ معاذ اللہ آپ کے دعویٰ نبوت سے پہلے

کسی تبدیلی کا قائل ہوں بلکہ آپ اپنے دعویٰ کی کیفیت کے لحاظ سے شروع دعویٰ سے ہی صاحبِ نبی ہیں۔ تبدیلی صرف تعریف نبوت میں ہوئی ہے نہ کہ عند اللہ آپ کے مرتبہ اور درجہ میں۔ سابق تعریف نبوت کے لحاظ سے آپ اپنی نبوت کی یہ تاویل کرتے تھے کہ آپ کی نبوت محدثیت تک محدود ہے۔ تعریف نبوت میں ترمیم کے بعد آپ نے یہ تاویل ترک فرما دی اور لکھا کہ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا ہے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہارِ غیب نہیں ہیں۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) اور اس کے بعد آپ نے اپنی نبوت کی کبھی یہ تاویل نہیں کی کہ میری نبوت محدثیت تک محدود ہے۔ اگر کہیں یہ تاویل ۱۹۰۱ء کے بعد کی ہے تو پیش فرمائیں؟ ویسے محدث تو ہر نبی علیٰ وجہ الکمال ہوتا ہے۔

امر دوم میں آپ نے تریاق القلوب کی ایک عبارت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک بیان کو پورے طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے سوال اٹھایا ہے۔

محترمی تریاق القلوب کی اس عبارت میں کہ:۔

"ابتداء سے میرا یہ مذہب ہے کہ
میرے انکار کی وجہ سے کوئی شخص
کافر نہیں ہو جاتا"

کفر سے صرف وہ کفر مراد ہے جس سے ایک شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے اسی جگہ حاشیہ میں یہ اصل بیان فرمایا ہے کہ:۔

"اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے
کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان
ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت
اور احکام جدیدہ لاتے ہیں!"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

پس اس جگہ وہی کفر زیرِ بحث ہے جو شارع نبی کے انکار سے لازم آتا ہے۔ نہ کہ مطلق کفر۔ چنانچہ تریاق القلوب کے اس حوالہ کی تشریح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ اور صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ پر اپنے محکم کلام سے خود بیان فرما دی ہے۔ آپ ان صفحات کو بغور پڑھیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سائل کا سوال یوں نقل فرمایا ہے کہ:۔

"حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر
فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہلِ قبلہ کو کافر
کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے اس سے
صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں
کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں
صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر
نہیں ہو سکتا لیکن عبدالحکیم خاں کو آپ
لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری
دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے
قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے
اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان
میں تناقض ہے یعنی پہلے آپ تریاق القلوب
وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے
سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب
آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر
ہو جاتا ہے"

محترمی! دیکھئے تریاق القلوب کی جس عبارت کو آپ نے اپنی کھلی چٹھی میں پیش کیا ہے اسی عبارت کو سائل نے پیش کر کے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ سوال کیا تھا کہ اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے سائل نے اپنے سوال میں آپ کی بعض سابقہ عبارتوں کے پیشِ نظر آپ کے نہ ماننے والے اور آپ کو کافر کہنے والے میں فرق کیا تھا یعنی یہ نتیجہ نکالا تھا کہ آپ کو کافر کہنے والا تو کافر ہے اور نہ ماننے والا کافر نہیں اور اس نتیجہ کو عبدالحکیم خاں کو لکھے گئے مکتوب سے متناقض ظاہر کیا تھا۔ محترمی! آپ بھی کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے میں فرق کرتے ہیں حالانکہ حضرت اقدس ایسے خیال کو سائل کے جواب میں رد کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے سائل کو یہ جواب دیا ہے کہ:۔

"عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے
اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان
ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک
ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں
مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ
وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا
کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر
کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے ومن
اظلم ممن افترىٰ على الله
كذبا او كذب بآياته
یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا
پر افترا کرنے والا دوسرا خدا کے
کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ
میں نے ایک مکذّب کے نزدیک خدا
پر افترا کیا ہے اس صورت میں نہ
میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔ اور
اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر
اس پر پڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے اس آیت میں خود فرمایا ہے
علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ
خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ
میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی
موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

محترمی! اس عبارت سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آپ کو کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے دو قسم کے انسان نہیں بلکہ نہ ماننے والے بھی آپ کو مفتری قرار دے کر کافر ہی ٹھہراتے ہیں۔ ایک وجہ ان کے کفر کی یہ بتلائی گئی اور دوسری وجہ یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ آپ کا انکار خدا اور رسول کے انکار کو مستلزم ہے کیونکہ آپ کے متعلق خدا اور رسول نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

مسیح موعودؑ کا انکار ملت سے خارج نہیں کرتا ہاں حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۰ پر آپ نے اپنے منکرین کے کفر و ایمان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کے کفر میں ایک ظاہری فرق بھی بیان فرمایا ہے جسے ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر
کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور
کفر دو قسم پر ہے۔
(اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص
اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا
رسول نہیں مانتا۔
(دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً
وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور
اس کو باوجود اتمامِ حجت کے جھوٹا
جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے
کے بارے میں خدا اور رسول نے
تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں
میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے
کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا
منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے
دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر
ایک ہی قسم میں داخل ہیں کیونکہ جو
شخص باوجود شناخت کر لینے کے
خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا
وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن و
حدیث کے خدا اور رسول کو بھی
نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں
کہ جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک
اوّل قسم کفر یا دوسری قسم کفر
کی نسبت اتمامِ حجت ہو چکا ہے وہ
قیامت کے دن مواخذہ کے لائق
ہوگا اور جس پر خدا کے نزدیک
اتمامِ حجت نہیں ہوا اور وہ
مکذب و منکر ہے تو گو شریعت
نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے)
اس کا نام بھی کافر ہی رکھا
ہے اور ہم بھی اس کو باتباع
شریعت کافر کے نام سے پکارتے
ہیں مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک
بموجب آیت لا يكلف الله
نفسا الا وسعها قابلِ
مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس
بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اس کی
نسبت نجات کا حکم دیں اس کا
معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہمیں اس میں
دخل نہیں!"

اس عبارت کی روشنی میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمہ گو منکر کو کافر قسم اوّل نہیں سمجھتے جس سے ایک شخص کا ملت سے خارج ہونا اور غیر مسلم ہونا لازم آتا ہے۔ اگر میرا یہ نتیجہ اس عبارت کے متعلق آپ کو مسلّم نہیں۔ تو آپ اس عبارت کی تشریح کریں اور مجھے کوسنے کی بجائے اس فقرہ کو بھی تشریح کرتے ہوئے ضرور ملحوظ رکھیں کہ:۔

"اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ
دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں
داخل ہیں"

اور بتائیں کہ کیا اس میں حقیقۃً کفر کی نفی ہے یا اثبات؟

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار کی دادی جان کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں نیز خاکسار بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے دادی جان کی کامل صحت اور خاکسار کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صفی الدین قمر[?] ربوہ

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ــــ ربوہ

سوال :- کیا شادی سے پہلے حق مہر کی رقم ادا کی جاسکتی ہے ؟

جواب :- حق مہر وہ رقم ہے جو نکاح کے وقت مرد کی طرف سے مقرر کی جاتی ہے۔ نکاح کے بعد اس کی ادائیگی کسی وقت بھی ہو سکتی ہے خواہ رخصتانہ کے بعد ہو یا اس سے پہلے لیکن عورت اس کا مطالبہ رخصتانہ کے بعد ہی کر سکتی ہے۔ اس سے پہلے اگر وہ مطالبہ کرے تو ادائیگی ضروری نہیں۔

سوال :- بچہ پیدا ہونے کے کتنے دن بعد تک عورت نماز نہیں پڑھ سکتی ؟

جواب :- بچہ کی پیدائش کے بعد بالعموم چند دن تک خون جاری رہتا ہے اس خون کو نفاس کہتے ہیں۔ شریعت نے اس کی کم سے کم کوئی مدت اس کی مقرر نہیں کی۔ ہاں زیادہ سے زیادہ مدت مقرر ہے۔ جو ہمارے نزدیک چالیس دن ہے۔ پس اس مدت کے اندر جب تک نفاس جاری ہے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جونہی یہ بند ہو تو نہانے کے بعد یہ عبادتیں بجالانے کی اجازت ہوگی۔ اس وضاحت کے اعتبار سے اگر بچہ کی پیدائش کے دوسرے یا تیسرے دن ہی نفاس بند ہو جائے اور یہ یقین کرنے کے وجوہ موجود ہوں۔ کہ بندش عارضی اور کسی مرض کے پیش نظر نہیں کہ دوسرے تیسرے دن پھر شروع ہو جائے تو نہانے کے بعد عورت کو نماز روزہ کے بجالانے کی اجازت ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ نفاس کی بندش کا کوئی شرعی مسئلہ نہیں۔ بلکہ اس کا تعلق عادت اور عورت کی گزران یا اچھی صحت سے ہے کسی حدیث میں دنوں کی تعیین مذکور نہیں اور فقہاء نے بھی اس کی کم سے کم مدت کو عورت کی عادت پر چھوڑ دیا ہے تاہم ہمارے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہے اور بند نہ ہو تو یہ ایک طبعی رطوبت یعنی نفاس نہیں ہوگا۔ بلکہ بیماری ہوگی۔ جسے استحاضہ کہا جاتا ہے۔ اس صورت میں چالیس دن گذر جانے کے بعد ایک بار نہانا اور پھر ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا کافی ہوگا اور نماز روزہ کی ادائیگی ضروری ہوگی۔

سوال :- ایک لاٹری سکیم جاری کی گئی ہے جس کے ماتحت کل ممبران کی تعداد دیکھ کر ہر ممبر سے ماہوار دس روپے قسط وصول کی جاتی ہے ایک ماہ کی اقساط وصول ہونے پر لاٹری نکالی جاتی ہے۔ جس ممبر کے نام لاٹری نکلے اسے صرف دس روپے میں مبلغ دو صد روپے کا ریڈیو دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی آئندہ کے لئے وہ شخص ماہوار اقساط سے مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے اور یہ طریق ہر ماہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۵ ماہ کے بعد باقی ماندہ ۱۷۵ افراد جن سے مبلغ -/۲۵۰ روپے وصول ہو چکے ہوں گے ان کو یکدم ۱۷۵ عدد ریڈیو سٹ مہیا کئے جائیں گے۔

اس لاٹری سکیم میں یہ امر قابل غور ہے کہ پہلی دفعہ کل رقم -/۱۰۰۰ روپیہ وصول ہوگی لیکن صرف ایک شخص کو -/۱۰ روپے ادا کرنے پر ریڈیو ملے گا۔ دوسرے ماہ دوسرے شخص کو -/۲۰ روپے ادا کرنے پر ریڈیو ملے گا۔ علیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ ۲۵ ماہ تک چلے گا۔ اس کے بعد باقی ماندہ افراد کو یکدم ۱۷۵ ریڈیو سٹ ملیں گے۔ یعنی ان کی ادا شدہ رقم مبلغ -/۲۵۰ روپے کے بالمقابل -/۲۰۰ روپے کا ریڈیو سٹ ملے گا۔

جواب :- اس طریق کے کاروبار میں ”غرر“ یعنی دھوکے اور فریب کا پہلو ہے اسلئے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہی عن بیع الغرر۔ اس کے ناجائز ہونے کی واضح دلیل ہے نیز عملاً بھی اس تجربہ کو ناکام قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ کئی ایسی امدادی کمیٹیاں جاری ہوئی تھیں۔ آخر میں یہ ممبران کی پریشانی اور ان کے خسارہ کا موجب ثابت ہوئیں ان کے منتظمین دھوکے باز قرار دئے گئے اور پبلک احتجاج پر حکومت نے انہیں بند کر دیا اور کئی ایسے ہیں جنہوں نے قسطیں ادا کی ہوئی تھیں لیکن ابھی تک انہیں کچھ بھی نہیں ملا۔

سوال :- جو شخص بعد میں آئے اور صف میں کوئی جگہ نہ ہو تو وہ کیا کرے ؟

جواب :- صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا درست نہیں ایسا جان بوجھ کر کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔ اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو اس میں سے کسی کو پیچھے چلے آنے کا اشارہ کرے اور اس کے ساتھ صف بنائے۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو مثلاً سب تشہد میں بیٹھے ہیں اور کسی کو اٹھانا مشکل ہے یا پیچھے اتنی جگہ نہیں کہ دوسرے کو کھڑا کر سکے تو پھر بادِ مجبوری اکیلے بھی صف بنا سکتا ہے چنانچہ لکھا ہے عدم الامر بالاعادۃ علی من فعل ذالک لعذر۔ یعنی اگر کسی عذر کی وجہ سے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے پر مجبور تھا تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں اس کی نماز ہوگئی۔ امام مالکؒ اور علماء حنفیہ کا یہی مسلک ہے۔ (نیل الاوطار ۱۸۵/۳)

سوال :- فوت شدہ روزہ کو قضاء کرنے کے لئے جمعہ کے دن کو مختص کرنا کیسا ہے ؟

جواب :- جمعہ کے دن کا التزام مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک رنگ میں عید کا دن ہے اس لئے یہ دن روزہ کا نہیں بلکہ کھانے پینے کا ہے۔ نیز حدیث میں اسے اسی خصوصیت دینے سے منع کیا گیا ہے۔

(بخاری نیل الاوطار ۲۵۰/۴)

سوال :- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج کیوں نہیں کیا ؟

جواب :- حج کے فرض ہونے کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ آپ کو ساری شرائط حاصل نہیں تھیں۔ اس لئے آپ نے حج نہیں کیا۔

سوال :- فرقہ ناجیہ کی تعریف کیا ہے ؟

جواب :- فرقہ ناجیہ کی علامت یہ ہے کہ اس کا طرز عمل صحابہ کا سا ہو اور جس طرح وہ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے اسی طرح یہ بھی ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تنظیم خلافت کی لڑی میں پرو دیا ہوا ہو۔

سوال :- اگر ماہر نفسیات ڈاکٹر مریضہ کو یہ مشورہ دے کہ تمہاری بیماری کا علاج یہ ہے کہ تم فلم دیکھا کرو تو کیا وہ مریضہ فلم دیکھ سکتی ہے ؟

جواب :- جن ڈاکٹروں نے یہ مشورہ دیا ہے ان کے سامنے شرعی حیثیت کی وضاحت کی جائے۔ کہ اسلام میں موجودہ انداز کی فلموں کو دیکھنا پسند نہیں کیا گیا۔ اس وضاحت کے باوجود بھی اگر ڈاکٹر مریضہ کے مفاد میں فلم دیکھنا ضروری قرار دیں تو مریضہ فلم دیکھ سکتی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اس کا نفسیاتی علاج بھی ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر ممکن ہو تو حکمت عملی اور احسن انداز میں فلم کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر اس کے علم میں لایا جائے اور اس کی خرابیوں کو اس کے سامنے واضح کیا جائے۔ کسی دیندار نفسیات کے ماہر کو بھی شامل علاج کیا جائے اور پھر سب سے بڑھکر اس کی صحت کے لئے دعا کی جائے امید ہے کہ اس طرز اصلاح پر ثابت قدمی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی صورت میں مریضہ شفا حاصل کرلے گی۔ یا فلم سے اس کی توجہ ہٹ جائے گی۔ اس سے نفرت کرنے لگے گی تاہم جب تک وہ بیمار ہے اور ڈاکٹری مشورہ ہے اس کے فلم دیکھنے میں کوئی ہرج نہیں۔

امتحان ناصرات الاحمدیہ

۱۹ رمئی ۱۹۶۳ء کو ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام لجنات سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ لڑکیوں کو امتحان کے لئے تیار کریں۔ ان کے لئے نصاب مہیا کریں۔ دینی معلومات مصنفہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم دفتر لجنہ (اماءاللہ ربوہ سے مل سکتی ہے (قیمت فی کاپی دو آنے اور دس روپے سینکڑہ) تمام لجنات ۵ مئی تک امتحان میں شامل ہونے والی لڑکیوں کی تعداد سے مطلع کردیں تاکہ مطلوبہ تعداد میں امتحانی پرچے بھجوائے جاسکیں۔ جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ امتحان دو گروپوں میں ہوگا ہر احمدی بچی کے لئے یہ امتحان دینا ضروری ہے۔ نصاب حسب ذیل ہے :-

چھوٹا گروپ : رسالہ دینی معلومات مصنفہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ۔

بڑا گروپ :- قرآن کریم سے پہلے پارہ کے پہلے ربع کا ترجمہ۔ چہل حدیث اور رسالہ دینی معلومات   (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

ناظمین اور زعماء اعلیٰ انصاراللہ توجہ فرمائیں

عنقریب جملہ ناظمین اور زعماء اعلیٰ کی خدمت میں ان کے حلقہ کی ایسی مجالس کی فہرستیں بھجوائی جارہی ہیں۔ جن کے ذمہ ایک عرصہ سے بقایا جات چلے آرہے ہیں نیز انہوں نے ابھی تک سال رواں کا بجٹ تک بھی نہیں بھیجا۔ لہٰذا میری درخواست ہے کہ آپ ایسی مجالس کی خاص نگرانی کی طرف توجہ فرمائیں تاکہ وہ باقاعدگی سے اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالنے والی بن جائیں۔

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تعمیر مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے احمدی مستورات کا ایثار

مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی ربوہ ہیڈ کلرک دفتر خدمت درویشاں اپنی ہمشیرہ سیدہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ بنت سید عبدالغنی صاحب شریفی مرحوم کی طرف سے ۱۵۰/- روپیہ برائے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ بھجواتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ عزیزہ موصوفہ کی شادی چوہدری منور احمد صاحب ابن چوہدری محبوب احمد صاحب مالک اور کیمیکلز انڈسٹریز سرگودہا سے ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر سیدہ مسعودہ سلطانہ صاحبہ کو جو رقوم عزیز و اقارب سے بطور سلامی ملی ہیں وہ بغرض تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ پیش کر دی گئی ہیں تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے احمدی مستورات کے جذبہ ایثار کی یہ ایک تازہ مثال ہے اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کے اخلاص کو قبول فرماتے ہوئے بہترین جزاء سے نوازے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے مالی قربانی میں مستورات کا حصہ تینتیس ۳۳ فیصدی بنتا ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ باحسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

محترمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ نذیر احمد صاحب ابن اللہ رکھا صاحب مرحوم ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرا بیٹا نذیر احمد مذکور فوت ہو چکا ہے۔ مرحوم کی اراضی جو محلہ دارالنصر ربوہ میں واقع ہے میرے نام منتقل کر دی جائے۔ مکرم اسسٹنٹ سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی ربوہ کی رپورٹ کے مطابق قطعہ نمبر 70 بلاک نمبر ۱۲ رقبہ ایک کنال سات مرلے 7 ۱/۲ مربع فٹ مشترکہ طور پر نذیر احمد صاحب ولد اللہ رکھا صاحب معرفت غلام حسین صاحب درویش قادیان اور محترمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ نذیر احمد صاحب مذکور کے نام الاٹ شدہ ہے۔ نیز بتایا گیا ہے۔ کہ نذیر احمد صاحب مذکور ملک آسام میں رہتے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مجالس انصاراللہ — سہ ماہی جائزہ

مارچ کے اختتام پر جملہ مجالس کا سہ ماہی مالی جائزہ تیار کیا جائے گا۔ لہٰذا اطلاع کی جاتی ہے کہ چندہ جات کی وصولی اور ترسیل کو تیز کر دیا جائے گا تاکہ اس نیک مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ مجالس سو فیصدی ادائیگی کرنے والی ہوں۔ ۱۰ اپریل تک جو رقوم مرکز میں پہنچ جائیں گی ان کو اس جائزہ میں شمار کر لیا جائے گا

(قائد مال)

احمدیہ انٹرکالیجئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا اجلاس

احمدیہ انٹرکالیجئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا ایک خصوصی اجلاس مورخہ ۲۹/۳/۶۳ بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز زیر صدارت مبشر احمد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عبدالرشان صاحب متعلم ایم۔ ایس سی (فزکس) نے فرمائی۔ ازاں بعد مسٹر حامد اللہ متعلم میڈیکل کالج نے کتاب "ہماری تعلیم" سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر غلام اللہ صاحب فاوٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور اور مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ پشاور نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔ (سیکرٹری)

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم بیماری کے شدید حملے کی وجہ سے سخت کمزور ہو چکے ہیں بزرگان سلسلہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

بشیر احمد حسن ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول چک ۳۳ ضلع گجرات

دعائے مغفرت

مورخہ ۳/۳/۶۳ کو نواب بیگم عمر ۷۰ سال اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں مرحومہ احمدیت کی بڑی مخلص خادمہ تھیں۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

شادی خاں احمدی چک ۱۱۳/۱۲-۷ منٹگمری

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ احباب کرام نے سال رواں کا چندہ ادا فرما دیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دینی دنیاوی ترقی سے سرفراز فرما دے آمین — (ناظم مال وقف جدید)

مکرم ڈاکٹر عبدالستار صاحب دارالرحمت غربی ۶-۳۱
" سید ظہور احمد صاحب " " ۶-۳۱
" حکیم عبدالرحمن صاحب " " ۶-۳۱
منجانب والدین مرحوم " " ۶-۳۱
مکرم حکیم محمد صدیق صاحب ۶-۳۵
" عبدالمجید احمد صاحب ۱۰-۵
" میاں خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ ۶-۳۱
رحمت بی بی صاحبہ بیوہ احمد الدین صاحب مجوزنی ۶-۳۱
مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب ۶-۵۰
" حمید اللہ صاحب کلرک کالج ۹-۰
" حکیم محمد اسماعیل صاحب معلم وقف جدید ۷-۰
" مستری عبدالکریم صاحب " ۳۱-۰
" مستری غلام محمد صاحب میانی والے " ۶-۰
" مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی " ۱۲-۰
" زر خان صاحب کباب فروش " ۶-۰
حمیدہ بیگم اہلیہ عبدالحی صاحب ۶-۰
فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ قدرت اللہ صاحب ۶-۰
فاطمہ بی بی والدہ محمد رشید صاحب " ۶-۰
حبیبہ اہلیہ عمر دین صاحب " ۶-۰
سیدہ نعیمہ صاحبہ فیضی " ۶-۰
رشیدہ اہلیہ فضل دین " ۶-۰
رشیدہ اہلیہ عبدالکریم صاحب " ۶-۰
فاطمہ بی بی اہلیہ احمد دین " ۶-۰
مبارکہ بیگم زوجہ فضل الٰہی صاحب " ۷-۰
امۃ المجید صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب " ۶-۰
والدہ صاحبہ برکت علی قصور ۶-۰
مکرم چوہدری فتح محمد صاحب انسپکٹر آبکاری دارالرحمت وسطی ۸-۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان " " " ۸-۰
رشید احمد صاحب زیروی " ۶-۵۰
مکرم الحاج بابو محمد فاضل صاحب " ۱۰-۵۰
اہلیہ صاحبہ زینب بی بی " ۱۰-۵۰
منجانب والد مرحوم حضرت مولوی احمد الدین صاحب ۸-۰
بجانب والدہ صاحبہ مرحوم حاجی احمد صاحب ۸-۰
مکرم سید اقبال حسین صاحب دارالرحمت شرقی ۷-۰
" ڈاکٹر سردار علی صاحب " ۶-۰
" شیخ نصیر احمد صاحب " ۶-۰
" جمعدار عبدالحق صاحب بوبک " ۶-۰
" منصور احمد صاحب بشیر ۷-۰
" ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز " ۱۵-۰
ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب ۶-۰
صدیقہ خانم صاحبہ گنگا پوری " ۶-۲۵
امۃ القیوم صاحبہ بنت غلام محمد صاحب ۶-۰
مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب صدر محلہ دارالبرکات ۶-۲۵

محترمہ زینب بی بی صاحبہ دارالرحمت غربی منجانب والدہ مرحومہ ۷-۰
مرزا برکت علی صاحب معہ اہل و عیال " ۱۰۲-۰
مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب معہ اہل و عیال " ۵۴-۰
" ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ " ۶-۲۵
مریم بیگم صاحبہ جوہر اہلیہ " ۶-۲۵
منجانب والدہ مرحومہ بی بی فاطمہ صاحبہ ۶-۲۵
" والد صاحب مرحوم ۶-۲۵
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ۷-۰
" چوہدری عزیز احمد صاحب گوہد پوری " ۶-۰
" ملک محمد اعظم صاحب ٹیچر پرائمری سکول " ۶-۱۰
" مستری محمد احمد صاحب معہ اہل و عیال ۱۶-۴۴
" مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ۱۲-۰
" عبداللطیف صاحب صابر ۶-۰
" ماسٹر عطاء محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ ۶-۰
" حافظ محمد رمضان صاحب ۰۰
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد احسن صاحب احسان ۶-۰
" رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب ۶-۰
" مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم ۱۱-۰
محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب ۶-۰
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ والدہ محمد یوسف صاحب ۶-۰
مکرم بشیر احمد صاحب جنرل مرچنٹ دارالرحمت شرقی ۱۰-۰
" شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی " ۷-۵۰
" حافظ شفیق احمد صاحب " ۶-۶۲
" چراغ الدین صاحب معہ اہلیہ زینب بیگم صاحبہ " ۶-۵۰
مکرم چوہدری غلام حسین صاحب دارالبرکات اوورسیئر ۷-۱۳
وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ ڈاکٹر شیر محمد عالی " ۱۳
رابعہ بیگم صاحبہ حامد حسین ۶-۰
مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ٹی آئی ہائی سکول ۸-۵
منجانب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۶-۵۰
" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۶-۵
" حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ ۶-۵۰
" والد صاحب محمد رمضان ۶-۵۰
" والدہ صاحبہ رابعہ بیگم ۹-۵۰
" اہلیہ صاحبہ شمیم اختر ۸-۸۰
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عمانی برمز ابرکات ۷-۵۰

30

معاصرین سے

غلاف کعبہ کے نام سے بدعات کی تبلیغ

(الاعتصام لاہور ۵ اپریل ۱۹۶۳ء)

ذیل میں پاکستان و ہندوستان کے دو مشہور علماء مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور مولانا محمد یوسف صاحب کوکن عمری ایم۔ اے کے مکتوبات شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان مکتوبات میں انہوں نے غلاف کی تشہیر و نمائش کے باب میں جن خیالات و افکار کا اظہار فرمایا ہے اس کا مطالعہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کی ذات گرامی کسی تعریف و تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ معروف عالم دین اور مشہور مصنف ہیں۔ انہوں نے جماعت اسلامی میں سولہ سال کا طویل عرصہ گزارا ہے اور اس کے امیر بھی رہے ہیں۔ دوسرا مکتوب مولانا محمد یوسف صاحب کوکن عمری کا ہے۔ موصوف جنوبی ہند کی مشہور درسگاہ جامعہ اسلامیہ (عمر آباد) کے فارغ التحصیل ہیں اور آج کل مدراس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان کے علم و فضل کا اندازہ اس سے لگائیے کہ یہ شہرۂ آفاق کتاب "امام ابن تیمیہ" کے مصنف ہیں۔ یہ کتاب نہایت علمی ہے اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و سوانح میں اتنی مبسوط اور مفصل کتاب تصنیف فرمائی ہے۔

مکرمی و محبی مولانا محمد اسحٰق صاحب مدیر الاعتصام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ نے غلاف کعبہ کے متعلق حالیہ بدعات و محدثات پر الاعتصام میں جو نوٹ لکھے ہیں ان پر آپ میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ وقت کے ایک عظیم فتنہ پر آپ نے بالکل بروقت توجہ فرمائی اور جو کچھ لکھا ہے ایسی اخلاقی اور ایمانی جرأت کے ساتھ لکھا ہے۔ کہ ہر مسلمان جس کے اندر توحید کی غیرت و حمیت ہوگی۔ وہ اس کتاب کی تائید کرے گا اور اس کے دل سے آپ کے اور آپ کے اخبار کے لئے دعائیں نکلیں گی۔ مجھے امید ہے کہ آپ یہ جہاد قلم اس وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک اس فتنہ کی سرکوبی نہ ہو جائے۔

جن لوگوں نے یہ فتنہ اٹھایا ہے وہ شرک اور توحید کے فرق سے اتنے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ ان صریح مشرکانہ حرکات پر بھی ان کے ضمیر مطمئن ہو جاتے۔ جن پر ہمارے ملک کے وہ لوگ بھی شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ جو بدعات کے لئے مشہور رہے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو سیاسی اقتدار کی طمع نے اب ایسا اندھا بنا دیا ہے کہ یہ اپنی اس خواہش پر ہر چیز قربان کرنے کے لئے تل گئے ہیں۔ یہ ایمانی زوال ان لوگوں پر دفعتہً طاری نہیں ہوا ہے۔ بلکہ اس کے آثار بہت پہلے سے شروع ہو چکے تھے۔ اسی بناء پر میں عرصہ سے یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ "اقامت دین" کے یہ مدعی بہت جلد اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ بن جائیں گے۔ افسوس ہے کہ میرا یہ اندیشہ بالکل صحیح نکلا۔ اور ان حضرات نے غلاف کعبہ کی نمائش اور جلوس کے پیچھے نہ صرف اپنے تمام بیان کردہ عقائد و ایمانیات کا جنازہ نکال دیا ہے بلکہ غلاف کے احترام کی آڑ میں ملک کے لاکھوں عوام کے دین و ایمان کو بھی اپنی سیاسی بازی گری کے داؤ پر لگا دیا ہے۔ اب یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ احداث فی الدین کی یہ نئی تحریک ہمارے ان عوام کو کہاں لے جا کر چھوڑتی ہے۔ جو پہلے سے ہی شرک و بدعت کی گوناگوں بیماریوں میں مبتلا تھے۔ ان حضرات نے غلاف کعبہ کی تعظیم و عبادت کا جو نیا درس قوم کو دیا ہے اس کے پیش نظر تو اب یہ اندیشہ بے جا نہیں قرار دیا جا سکتا کہ جس کے گھر میں بھی غلاف کعبہ کا کوئی اصلی یا جعلی ٹکڑا موجود ہو یا وہ حاصل کر سکے۔ وہ اس کو زیارت گاہ بنا کر بیٹھ جائے۔ اور تعظیم شعائر اللہ کے نام پر اس کو تعظیم و پرستش، نذر و نیاز، دعا و استغاثہ، جلب زر اور جنگ مرادات کا ایک ذریعہ بنائے۔

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ان لوگوں کی ان صریح مشرکانہ حرکات پر بھی اگر کوئی شخص ان کو ٹوکتا ہے۔ تو یہ اس کی تنبیہ و نصیحت کو حسد پر محمول کرتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ کسی مسلمان کا سینہ توحید کی غیرت و حمیت سے اس درجہ خالی کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ان حضرات کی ان مبتدعانہ خرافات پر بھی رشک و حسد کرنے لگے۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں پر بھی مبتلائے رشک و حسد ہوتا ہے۔ تو اس کے ایمان کی موت کی دلیل ہوگی۔ اگر کسی نے غلاف کعبہ تیار کرنے کے لئے زربافوں کی تلاش میں حکومت سعودیہ کے کارکنوں کا ہاتھ بٹایا۔ تو یہ اس نے ایک اچھا کام کیا اور سعودی سفارت خانہ نے اگر ایسے ہاتھ بٹانے والے پر اعتماد کیا تو یہ بھی ایک اچھی بات ہوئی۔ ان باتوں پر نہ کسی کو اعتراض ہے نہ رشک و حسد۔ رنج و صدمہ جس بات پر ہے وہ اس بات پر ہے کہ سعودی حکومت کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر غلاف کعبہ کو سیاسی اغراض کے حصول کا۔ اور شرک و بدعت کی اشاعت کا ذریعہ بنایا گیا۔ جس سے نہ صرف غلاف کعبہ کی توہین ہوئی بلکہ شاید سعودی حکومت کو ہمیشہ کے لئے یہ سبق بھی مل گیا۔ کہ اب وہ کم از کم پاکستان کے کسی شخص پر اس معاملہ میں کوئی اعتماد نہ کرے۔

آپ میرا یہ عریضہ اپنے اخبار میں شائع کر سکتے ہیں۔ والسلام

امین احسن اصلاحی

رحمان پورہ۔ اچھرہ۔ لاہور

—— (۲) ——

مدیر محترم

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

موجودہ پر آشوب زمانے کے غیر شرعی میلانات اور رجحانات کے خلاف قلم اٹھا کر آپ نے ہم سب کے دلی جذبات کی جو ترجمانی فرمائی ہے اس کے لئے ہم سب آپ کے بیحد شکر گزار ہیں —— غلاف کعبہ کی تیاری کوئی نیا کارنامہ نہیں ہے۔ یہ ہر سال تیار ہوتا آیا ہے اور کسی کو اس کی خبر نہ ہوا کرتی تھی اب کونسی نئی بات ہو گئی ہے جو اس طرح اس کی ہر جگہ نمائش کی جا رہی ہے؟ افسوس ہے کہ بعض مشہور و معروف عالم بھی اس غیر شرعی میلانات اور رجحانات کی سرپرستی کرنے لگے ہیں جدید انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ پہلے ہی سے ہمارے علماء سے بدظن تھا۔ اس کو اب یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ ہمارے علماء سے ہرگز اس کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ہمارے عوام کو کوئی سیدھی راہ دکھا سکیں گے۔ وہ صاف یہی کہتے ہیں کہ اس ترقی کے زمانہ میں علماء کی لیڈرشپ کو قبول کرنا خود اپنی قوم کو ذلیل کرنا ہے اگر اس نازک موقع پر بھی ہمارے علماء نے اپنی حق پرستی اور فرض شناسی کا کوئی ثبوت نہیں دیا تو مجھے خوف ہے کہ ان علماء کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائے گا۔ مہربانی فرما کر سعودی عرب کو توجہ دلائیے، کہ اگر اس قسم کی بدعات اور غیر شرعی میلانات اور رجحانات کو خود آ کر روکا نہیں گیا تو وہ ہرگز غلاف کعبہ کی پیشکش کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔

والسلام

محمد یوسف کوکن عمری ایم اے

ریڈر شعبہ عربی، فارسی، اردو

مدراس یونیورسٹی

مدراس ۵

الاعتصام لاہور ۵ اپریل ۱۹۶۳ء

مجلس خدام الاحمدیہ تشخیص بجٹ اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں

۱۔ ابھی تک بہت سی مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے سال ۶۳-۱۹۶۲ کے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔ ایسی مجالس سے التماس ہے کہ اس اہم امر کی طرف فوری توجہ دیں۔

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے مالی سال کے پانچ ماہ گذر رہے ہیں اور انشاء اللہ مجالس کو آئندہ مہینہ کے آخر میں ششماہی اول کا جائزہ بھجوایا جائے گا۔ تمام مجالس سے التماس ہے کہ وہ رنگ میں کوشش کریں کہ اگر گذشتہ مہینوں میں تساہل ہوا ہے۔ تو اب اس کی تلافی ہو جائے اور ہر مجلس آخر اپریل ۱۹۶۳ء اپنے بجٹ سے کم از کم نصف حصہ کی ادائیگی ضرور کر دے

۳۔ مجالس اس بات کو نہ بھولیں کہ یہ ان کا فرض ہے کہ جمع شدہ چندہ جات زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں روانہ کر دیا کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• ڈھاکہ ۸ راپریل۔ صدر ایوب نے کل بیان کیا کہ میرے اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے درمیان اعلیٰ سطح کی ملاقات کا امکان اب بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر اس قسم کی ملاقات کی بنیاد استوار ہو جائے تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ درحقیقت توقع یہ تھی کہ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے پہلے دور کے بعد اعلیٰ سطح کی ملاقات کے لئے راہ ہموار ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت مذاکرات کے موجودہ سلسلہ کو ترک کرنا غلط ہوگا۔ صدر ایوب کل شام ڈھاکہ کے ایوانِ صدر میں اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ جب تک تصفیہ کی تھوڑی بہت امید و گنجائش باقی ہے اس وقت تک بات چیت کو ترک نہیں کرنا چاہیئے اگر ایسا کیا گیا تو یہ غلطی ہوگی۔ صدر ایوب نے مختلف نوع کے سوالات کے جواب دیئے۔ ان سے چاول کی قیمت سے پاکستان پر مغربی طاقتوں کے دباؤ اور ملک کی عام سیاسی صورت حال تک کے بارے میں سوالات کئے گئے۔

• لندن ۸ راپریل۔ ماسکو سے موصول ہونے والی خبروں میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ نکیتا خروشچیف عنقریب وزارت عظمیٰ سے الگ ہو جائیں گے اور ان کی جگہ کوزلوف کو وزیر اعظم بنایا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نکیتا خروشچیف کمیونسٹ پارٹی کی صدارت نہیں چھوڑیں گے۔ روسی وزیر اعظم پر روس اور چین میں تعلقات کو موجودہ نازک حد تک لانے اور کمیونسٹ ممالک کے اتحاد کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا گیا ہے۔

پیرس ۸ راپریل جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کے سیکرٹری جنرل مسٹر پوٹے سارا کنے اعلان کیا ہے کہ پاکستان سیٹو کا رکن رہتے ہوئے کمیونسٹ چین سے سرحدی معاہدہ کرنے کا مجاز تھا۔ سیکرٹری جنرل نے کہا کہ سیٹو کا معاہدہ کسی خاص ملک کے خلاف نہیں۔ یہ صرف جارحیت کے خلاف ہے اور اس کا مقصد ممبر ملکوں کو دوسرے ملکوں کی جارحانہ کارروائیوں سے محفوظ رکھنا ہے سیکرٹری جنرل نے یہ انٹرویو ایک بھارتی اخبار نویس کو دیا — دریں اثنا ایسوسی ایٹڈ پریس نے اطلاع دی ہے کہ سیٹو کے سیکرٹری جنرل نے پاکستان کا یہ اعتراض درست تسلیم کر لیا ہے کہ سیٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس میثاق شمالی اوقیانوس (نیٹو) کے ہیڈ کوارٹرز میں نہیں ہونا چاہیئے۔

• ٹوکیو ۸ راپریل جاپانی ماہرین نے کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روس اپنے خلائی سٹیشن قمر چہارم کو چاند کی سطح پر اتارنے میں ناکام ہو گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ناکامی کا سبب یہ تھا کہ راکٹ کی رفتار بہت تیز تھی اور اس میں بروقت تبدیلی نہ کی جا سکی۔

• قاہرہ ۸ راپریل مصر شام اور عراق کی ایک وفاقی یونین کے قیام کی تجویز کے بارے میں کل یہاں تینوں ملکوں کے نمائندوں میں بات چیت شروع ہو گئی ان مذاکرات میں صدر ناصر، شام کے وزیر اعظم اور بعث پارٹی کے لیڈر صالح بطار اور عراق وزیر اعظم حسن البکر اپنے ملکوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ شامی وفد میں انقلابی کونسل کے سربراہ اور صدر ناصر کے حامی جنرل اطاشی شامل ہیں۔ وفد کل جب قاہرہ کے ہوائی اڈے پر پہنچا تو متحدہ عرب جمہوریہ کی انتظامیہ کونسل کے سربراہ علی صابری نے ان کا خیر مقدم کیا تھا انہوں نے عراقی وفد کا بھی خیر مقدم کیا تھا وفاقی یونین کی تجویز میں کہا گیا ہے کہ تمام ممالک اپنی آزادی اور الگ وجود برقرار رکھیں گے لیکن ان کی فوجی کمان مشترکہ ہوگی علاوہ ازیں وہ اقتصادی معاملات میں بھی اشتراک کریں گے۔

• دمشق ۸ راپریل ریڈیو دمشق کے ایک نشریہ میں مارشل لاء کے ایک ضابطہ کا حوالہ دے کر یہ بتایا گیا ہے کہ کئی افراد کو ایک جلسہ میں شرکت کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ نشریہ کے مطابق مارشل لاء کا یہ ضابطہ وزیر داخلہ بریگیڈیئر امین الحافظ نے نافذ کیا تھا بتایا گیا ہے کہ یہ جلسہ ایک مکان میں خفیہ طور پر منعقد کیا گیا تھا جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں مقدمہ چلائے جانے تک جیل میں رکھا جائے گا۔

• ڈھاکہ ۸ راپریل کل یہاں کنونشن مسلم لیگ کے کارکنوں کی ایک دو روزہ کانفرنس شروع ہوئی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ جمہوری نظریات کی ترقی کے لئے صدارتی نظام حکومت پاکستان کے لئے بہترین ہے۔ اجلاس میں صدر ایوب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار بھی کیا گیا۔ اس کانفرنس میں ایک ہزار سے زیادہ مندوبین نے شرکت کی ان میں مرکزی اور صوبائی وزراء بھی شامل تھے کانفرنس کے بیشتر مقررین نے اسلامی نظریات اور جمہوری اقدار پر زور دیا جن کے لئے پاکستان وجود میں آیا تھا صوبائی وزیر قانون مسٹر مصطفےٰ نے اپنی تقریر میں لوگوں سے کہا ہے کہ وہ اسلامی اصولوں پر مبنی ایک معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔

• کراچی ۸ راپریل صدر کینیڈی کے خاص ایلچی مسٹر والٹ ڈبلیو روسٹو اور مسٹر رابرٹ کومر کل یہاں سے بذریعہ طیارہ روم کے راستے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ مسٹر روسٹو صدر کینیڈی کی پالیسی ساز کمیٹی کے چیئرمین ہیں انہوں نے پاکستان میں اپنے قیام کے دوران میں صدر ایوب، وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، خارجہ سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی اور وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر ایم شفقت اور مسٹر آغا شاہی کے ساتھ بات چیت کی وہ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر آغا ہلالی اور پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر سر موریس جیمز سے بھی ملے۔

• لاہور ۸ راپریل چیف جسٹس مسٹر اے آر کارنیلیس نے قومی نظریہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اسے قومی بقا کی ضمانت قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ قومی نظریہ وہ بنیادی قوت مہیا کر سکتا ہے جس کے بل بوتے پر قوم اپنے مسائل پر قابو پا کر اپنی بقا کا سامان فراہم کر سکتی ہے چیف جسٹس کل یہاں کارپوریشن ہال میں تیرھویں کل پاکستان ہسٹری کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے۔

مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس نے کہا ہر فرد کو چاہیئے کہ اپنی ذات مملکت کے لئے وقف کر دے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے جاں نثاری سے کام کرے کیونکہ یہ زندہ قوموں کا بنیادی اصول ہے۔ آپ نے پاکستانیوں پر زور دیا کہ وہ اپنی ثقافت کو اپنائیں۔ آپ نے کہا کہ انگریز حکمرانوں کے دور میں پاکستانی ثقافت کو زبردست نقصان پہنچا چنانچہ جب تک ہم اپنی ثقافت کی جڑوں کو دوبارہ تلاش کر کے ان کی آبیاری نہیں کرتے اس وقت تک ایک قسم کا خام پن باقی رہے گا جسے انسانی تنظیم میں صرف ماہرانہ علاج ہی تندرست کر سکتا ہے۔

• فیروزپور (بھارت) ۸ راپریل۔ کل ضلع کے مختلف علاقوں میں زبردست ژالہ باری ہوئی جس کے نتیجہ میں تقریباً ایک ہزار ایکڑ رقبہ میں فصلیں بالکل تباہ ہو گئیں۔

• سانتیاگو (چلی) ۸ راپریل معلوم ہوا ہے کہ ارجن ٹائن کے آٹھ فوجی افسروں کو جو اپنے ملک میں ناکام فوجی بغاوت کے بعد یہاں بھاگ آئے تھے سیاسی پناہ دے دی گئی ہے۔

• دہلی ۸ راپریل لوک سبھا میں حزب اختلاف کے ارکان نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ بھارت کی سلامتی کو شمال کی طرف سے خطرہ ہے اور انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ چین اور پاکستان سے مقابلہ کے لئے تیار رہے حزب اختلاف کے ارکان نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ بھاری دفاعی اخراجات کے باوجود سرحد پر بھارتی فوج چین کی فوج سے شکست کھا گئی۔ ان ارکان نے اس شکست کے اسباب کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ پرجا سوشلسٹ رکن ایس این دویدی نے کہا کہ حکومت عوام کو یہ کہکر دھوکہ دیتی رہی کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور ہمیشہ ارکان پارلیمنٹ نے جب چین کے متعلق سوالات کئے تو مفاد عامہ کا بہانہ بنا کر جواب دینے سے انکار کیا گیا

• عدن ۸ راپریل۔ یمن میں متحدہ عرب جمہوریہ کی فوج کے کمانڈر انور قاضی نے کہا ہے کہ جب تک انہیں یمن سے انخلاء کا حکم نہیں ملتا وہ یمنی حکومت کی امداد کرتے رہیں گے انہوں نے کہا کہ اگرچہ متحدہ عرب جمہوریہ کی فوج کا بیشتر حصہ واپس ہو گیا ہے لیکن اس کی کچھ تعداد بدستور موجود رہے گی اور یمنی فوج کو تربیت دیتی رہے گی۔ انقلاب شام کا ذکر کرتے ہوئے کمانڈر انور قاضی نے کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ ہر عرب ملک کی امداد کے لئے تیار ہے اور شام کا انقلاب اس نشان کی مثال پیش کرتا ہے

• اوران ۸ راپریل۔ وزیر اعظم الجزائر بن بالله نے کہا ہے کہ الجزائر فرانس کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا خواہشمند ہے۔ لیکن وہ اس سلسلہ میں اپنے وقار کو نقصان نہیں پہنچنے دیگا۔ وزیر اعظم بن بالله نے الجزائر میں یورپی باشندوں کی املاک کو قومیانے کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس پر فرانس کی نکتہ چینی بیجا ہے کیونکہ الجزائر فرانس کے ساتھ تعاون اور دوستی پیدا کرنے کا خواہشمند ہے لیکن وہ یہ نہیں برداشت کر سکتا کہ کوئی ملک اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے ذریعے اس کے وقار کو ٹھیس پہنچائے۔

• واشنگٹن ۸ راپریل۔ امریکی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ نے نیٹو کے رکن ممالک کو اس قدر بمبار طیارے فراہم کر دئیے ہیں کہ وہ بخوبی اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔

• دہلی ۸ راپریل۔ بھارت ۶۳ء میں چار لاکھ تینتیس ہزار ٹن چینی برآمد کرے گا۔ کل لوک سبھا میں خوراک و زراعت کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے اس کا انکشاف کیا انہوں نے کہا کہ اس سال ۶۲ ہزار ٹن شکر شوگر ملز ایسوسی ایشن اور تین لاکھ ستر ہزار ٹن بیرونی تجارت کی سرکاری کارپوریشن برآمد کرے گی۔

• پیرس ۸ راپریل۔ فرانس کی فضائیہ کے سربراہ جنرل پال نے کہا ہے کہ فرانسیسی فضائیہ بمبار طیاروں کی بجائے راکٹوں کے دستے قائم کرنے پر زیادہ توجہ دے گی۔ یہ راکٹ دستے فرانس کی مجوزہ ایٹمی فوج کا حصہ بن سکیں گے

• واشنگٹن ۸ راپریل۔ امریکی بحریہ کے افسر ایڈمرل رائٹ کو قوم پرست چین میں سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

• ہانگ کانگ ۸ اپریل۔ پرتگالی جزیرہ تیمور کے گورنر فلپس بارٹو نے انڈونیشی اور پرتگالی فوج کے درمیان جھڑپ سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے انہوں نے اس اطلاع سے بھی لاعلمی ظاہر کی کہ پرتگالی سرحدی دستے نے انڈونیشیا کے چند فوجیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی کا عزم امریکہ

(بقیہ صفحہ اول)

کے ہمراہ ربوہ سے لائلپور گئے تھے۔ ہوائی اڈہ پر آپ کو وکالت تبشیر کی طرف سے الوداع کہا۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف راستہ میں اپنے فرزند مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مبلغ ہالینڈ سے ملنے کے لئے ایک دن ہیگ میں قیام کریں گے اور انشاء الله ۹ راپریل کو واشنگٹن پہنچیں گے۔ آپ ۷ اپریل کو کراچی سے عازم ہالینڈ ہوئے ہیں

احباب جماعت دعا کریں کہ الله تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور آپ اور آپ کے فرزند دونوں کی روح القدس سے تائید فرمائے۔ آمین۔

پروگرام دورہ ناظر صاحب بیت المال

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر صاحب بیت المال لاہور، گجرات، کھاریاں جہلم چکوال اور دوالمیال کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں آپ کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۔ لاہور	۱۱ راپریل	۱۹۶۳ء
۲۔ گجرات	۱۲ راپریل	۱۹۶۳ء
۳۔ کھاریاں	۱۳ راپریل	۱۹۶۳ء
۴۔ جہلم	"	"
۵۔ چکوال	۱۴ راپریل	۱۹۶۳ء
۶۔ دوالمیال	۱۵ راپریل	۱۹۶۳ء